

(۳۳۱)

جب کابل اور ناکارہ افراد عمل میں کوتاہی کرتے ہیں تو اللہ کی طرف سے یہ عقلمندوں کیلئے ادائے فرض کا ایک بہترین موقع ہوتا ہے۔

(۳۳۲)

حکام اللہ کی سرزمین میں اس کے پاسان ہیں۔

(۳۳۳)

مومن کے متعلق فرمایا:

مومن کے چہرے پر بشاشت اور دل میں غم و اندوہ ہوتا ہے۔ ہمت اس کی بلند ہے اور اپنے دل میں وہ اپنے کو ذلیل و خوار سمجھتا ہے۔ سر بلندی کو برا سمجھتا ہے اور شہرت سے نفرت کرتا ہے۔ اس کا غم بے پایاں اور ہمت بلند ہوتی ہے۔ بہت خاموش، ہمہ وقت مشغول، شاکر، صابر، فکر میں غرق، دست طلب بڑھانے میں بخیل، خوش خلق اور نرم طبیعت ہوتا ہے اور اس کا نفس پتھر سے زیادہ سخت اور وہ خود غلام سے زیادہ متواضع ہوتا ہے۔

(۳۳۴)

اگر کوئی بندہ مدت حیات اور اس کے انجام کو دیکھے تو امیدوں اور ان کے فریب سے نفرت کرنے لگے۔

(۳۳۵)

ہر شخص کے مال میں دو حصہ دار ہوتے ہیں: ایک وارث اور دوسرے حوادث۔

(۳۳۶)

جس سے مانگا جائے وہ اس وقت تک آزاد ہے جب تک وعدہ نہ کر لے۔

(۳۳۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ جَعَلَ الطَّاعَةَ غَنِيمَةً
الْأَكْبَىٰ عِنْدَ تَفْرِيطِ الْعَجْرَةِ۔

(۳۳۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

السُّلْطَانُ وَرَعَاةُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ۔

(۳۳۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فِي صِفَةِ الْمُؤْمِنِ:

الْمُؤْمِنُ بِشْرُهُ فِي وَجْهِهِ، وَ حُزْنُهُ فِي
قَلْبِهِ، أَوْسَعُ شَيْءٍ صَدْرًا، وَ أَذْلُ شَيْءٍ
نَفْسًا، يَكْرَهُ الرِّفْعَةَ، وَ يَشْتَأُ السُّبْعَةَ،
طَوِيلٌ غَمًّا، بَعِيدٌ هَمًّا، كَثِيرٌ صَبْرًا،
مَشْغُولٌ وَقْتَهُ، شَكُورٌ صَبُورٌ، مَخْبُورٌ
بِفِكْرَتِهِ، صَنِيبٌ بِخَلْقَتِهِ، سَهْلٌ الْخَلِيقَةَ، وَ
لَيْنٌ الْعَرِيكَةَ! نَفْسُهُ أَصْلَبُ مِنَ الصُّلْدِ، وَ
هُوَ أَذْلُ مِنَ الْعَبْدِ۔

(۳۳۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَوْ رَأَى الْعَبْدُ الْأَجَلَ وَ مَصِيرَهُ لَا بَغْضَ
الْأَمَلِ وَ غُرُورَهُ۔

(۳۳۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِكُلِّ أَمْرٍ فِي مَالِهِ شَرِيكَانِ: الْوَارِثُ، وَ
الْحَوَادِثُ۔

(۳۳۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْمَسْئُولُ حُرٌّ حَتَّى يَعِدَّ۔

(۳۳۷)

جو عمل نہیں کرتا اور دُعا مانگتا ہے وہ ایسا ہے جیسے بغیر چلنے کمان کے تیر چلانے والا۔

(۳۳۸)

علم دو طرح کا ہوتا ہے: ایک وہ جو نفس میں رنج بس جائے اور ایک وہ جو صرف سن لیا گیا ہو، اور سنا سنا یا علم فائدہ نہیں دیتا جب تک وہ دل میں راسخ نہ ہو۔

(۳۳۹)

اصابت رائے اقبال و دولت سے وابستہ ہے۔ اگر یہ ہے تو وہ بھی ہوتی ہے، اگر یہ نہیں تو وہ بھی نہیں ہوتی۔

(۳۳۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الِدَاعِي بِلَا عَمَلٍ كَالرَّامِي بِلَا وَتَرٍ.

(۳۳۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْعِلْمُ عِلْمَانِ: مَطْبُوعٌ وَ مَسْمُوعٌ، وَ لَا يَنْفَعُ الْمَسْمُوعُ إِذَا لَمْ يَكُنِ الْمَطْبُوعُ.

(۳۳۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

صَوَابُ الرَّأْيِ بِالذُّوْلِ: يُقْبَلُ بِإِقْبَالِهَا، وَيَذْهَبُ بِذَاهِبِهَا.

جب کسی کا بخت یا اور اقبال اوج و عروج پر ہوتا ہے تو اس کے قدم خود بخود منزل مقصود کی طرف بڑھنے لگتے ہیں اور ذہن و فکر کو صحیح طریق کار کے طے کرنے میں کوئی الجھن نہیں ہوتی اور جس کا اقبال ختم ہونے پر آتا ہے وہ روشنی میں بھی ٹھوکرے کھاتا ہے اور ذہن و فکر کی قوتیں معطل ہو کر رہ جاتی ہیں۔ چنانچہ جب بنی برمک کا زوال شروع ہوا تو ان میں سے دس آدمی ایک امر میں مشورہ کرنے کیلئے جمع ہوئے مگر پوری رڈ وکد کے بعد بھی کسی صحیح نتیجہ تک نہ پہنچ سکے۔ یہ دیکھ کر تکی نے کہا کہ: خدا کی قسم! یہ ہمارے زوال کا پیش خیمہ اور ہمارے اِدبار کی علامت ہے کہ ہم دس آدمی بھی کوئی صحیح فیصلہ نہ کر سکیں، ورنہ جب ہمارا نیز اقبال بام عروج پر تھا تو ہمارا ایک آدمی ایسی دس دس گتھیوں کو بڑی آسانی سے سلجھا لیتا تھا۔

☆☆☆☆☆

(۳۴۰)

فقر کی زینت پاکدامنی اور تونگری کی زینت شکر ہے۔

(۳۴۱)

ظالم کیلئے انصاف کا دن اس سے زیادہ سخت ہوگا جتنا مظلوم پر ظلم کا دن۔

(۳۴۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْعَفَافُ زِينَةُ الْفَقْرِ، وَ الشُّكْرُ زِينَةُ الْغِنَى.

(۳۴۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَوْمُ الْعَدْلِ عَلَى الظَّالِمِ أَشَدُّ مِنْ يَوْمِ الْجَوْرِ عَلَى الْمَظْلُومِ!